تبصرۂ کتب

کتاب کا نام: قائداعظم، تحریک پاکستان اور صحافتی محاذ
مصنف: پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر
صفحات: ۱۱۰
قیمت: ۶۰ روپے
پبلشر: سیرت اکادمی، بلوچستان

یہ کتاب سال قائداعظم کے حوالے سے ڈاکٹر انعام کوثر کی چار تصانیف کی سیریز کی سب سے آخری کتاب ہے۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں ان واقعات کو قلم بند کیا گیا ہے جو تحریک پاکستان کے دوران پیش آئے۔ اس کتاب میں تحریک پاکستان کے حق اور مخالفت میں کی جانے والی صحافت اور قائداعظم کے صحافتی دنیا سے تعلقات کو خاص طور پر اجاگر کیا گیا ہے۔ کتاب کا انتساب ''قائداعظم'' کے نام ہے جس میں قائداعظم کی ۲۰ نومبر ۱۹۴۲ء کی اس تقریر کا حوالہ دیا گیا ہے جس میں انہوں نے فرمایا تھا ''ہند میں مضبوط مسلم پریس وقت کا تقاضا ہے کیونکہ'' پریس کی طاقت شمشیر سے عظیم تر ہے''۔

ڈاکٹر انعام الحق کوثر لکھتے ہیں ''مسلم پریس کی ترقی واستحکام کے لیے قائداعظم کی کوششیں جاری رہیں اور قیام پاکستان کے لیے مسلم عوام کے ساتھ ہی مسلم پریس بھی قائداعظم کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرنے لگا۔ چنانچہ مسلم صحافیوں نے ۴ جولائی ۱۹۴۵ء کو قائداعظم کے نام ایک تار ارسال کر کے ان کی غیر متنازعہ قیادت پر کامل اعتماد اور مکمل بھروسہ کا اظہار کیا۔ تار کے الفاظ یہ ہیں: ''مسلم پریس مکمل طور پر آپ کی پشت پر ہے اور آپ کو مسلم قوم کا واحد نمائندہ تسلیم کرتا ہے''۔

ناقابل فراموش کے عنوان سے ڈاکٹر کوثر نے درجن بھر سے زائد ایسے واقعات قلمبند کیے ہیں جن میں لوگوں کے قائداعظم سے خصوصی لگاؤ اور قائداعظم کے مختلف واقعات پر خصوصی ارشادات کو موضوع قلم بنایا گیا ہے۔ اس حوالے سے اس میں جسٹس ریٹائرڈ ایم۔ اے رشید صاحب کی ایک یادداشت درج ہے کہ ۱۱ فروری ۱۹۴۸ء

قائداعظم کی سبی آمد کے موقع پر لوگوں کی اتنی بڑی تعداد سبی آئی کہ سبی شہر میں روٹیوں کی قلت ہوگئی اور کوئٹہ و جیکب آباد سے روٹیوں کا بندوبست کرنا پڑا اور یہ کہ رہائش کی کمی کے باعث سبی کے لوگوں نے اپنے گھروں میں زائرین کے رہنے کا بندوبست کیا۔صحافتی حوالے سے اس کتاب میں جن موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے ان میں ہندو پریس اور ہندو قائدین اور ان کے انگریز آقاؤں کی قائداعظم اور مسلم لیگ کے خلاف ریشہ دوانیاں،قائداعظم کی مدبرانہ صلاحیتیں اور تمام محاذوں پر اپنے مخالفین کو شکست دینے،تمام موقعوں پر کامیاب مزاحمت اور اس سلسلے میں مسلم پریس کا شاندار کردار،شامل ہیں۔

اس مختصر مگر جامع کتاب میں صحافت کے حوالے سے تحریک پاکستان،اس وقت کے ہندو قائدین اور مسلم اور ہندو پریس کے بارے میں جامع معلومات موجود ہیں۔یہ کتاب ہندو قیادت کی نفسیات کو سمجھنے کے لیے بھی انتہائی مفید ہے اور یوں موجودہ کشیدہ حالات میں ہندوستانی قیادت کی ذہنی سطح اور رجحانات کو سمجھنے میں بھی مدد دیتی ہے۔

حارث الرحمٰن